الأربعون في ذكر الطاعون

﴿ طاعونی وباء کے مطالق، چالیس احادیث مبارک ﴾

تألیف

أبن سید اقبال حسین الحنفي

فہرست

مقدمة 4
﴿ طاعون کے مضمون کی احدیث بیان کرنا ﴾ 5
﴿ طاعون کیاہے؟ ﴾ 6
ایک علامت ہے 6
ایک عذاب تھا 6
پہلے لگوں پر مصلت کر دیا گیا 6
بنی اسرائیل کی ایک جماعت 7
باز امتوں پر بھیجا گیا 7
زمین میں باقی رہ گیا 7
کبھی آجاتاہے کبھی چلا جاتاہے 8
﴿ طاعون آنے کی وجہ؟ ﴾ 8
علانیہ فحش ہونا 8
دشمن جنوں کا عمل 8
﴿ طاعون اجاے تو کیا کرے؟ ﴾ 9
Self-Isolation جواللہ نے لکھ دیا،اس پر صبر کے ساتھ گھر وہیں ٹھہرا رہے 9
Country wise Isolation/State شہر میں رکا رہے 9
City/Town Wise Travel Ban طاعون میں جاؤمت اور طاعون سے باھر نکلو بھی مت 9
غزوہ تبوک کی روایت 10
صبر کے ساتہ ڈٹ جانے کی ترغیب 10
فرار نہ ہونے اور دوسروں کو متاسر نہ کرنے کی ترغیب 10
حضرت عمر بن خطاب اور دیگر صحابہ کا واقیہ 11
Social Distancing پھیل نے ولے مرض سے دور رہنے کی ترغیب 11
Sanitizing پاک اور صاف رہنے کی ترغیب 11
بیمار کو تندرست نہ ملانے کی ترغیب 12

Home Qurantine بیمار کو تندرست نہ ملانے کی ترغیب 12
وباء ہے تو دوا بھی ہے 12
Medicine علاج کروانے کی ترغیب 13
فائدہ پہنچنا سرف اللہ ہی کی ترف سے 13
تقدیر اور عمر 13
دعا سے پناہ حاصل کرنا 14
معوذتین 14
عجیب معاملہ 14
﴿ ایک اہم نقتہ ﴾ 15
﴿ رسول اللہ کی فکر، دعا اور انعام ﴾ 16
شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے 16
امت کی موت 17
انعام شہادت 17
انعام رحمت 17
شہید 17
﴿ طاعون سے مرنے والے مسلمان کیسے ہیں؟ ﴾ 18
قتل ھو جانے کے علاوہ شہادت 18
طاعون میں ہلاک ہونے والا 18
اللہ سے ملاقات 18
جنت کی خوشخبری 19
﴿ شہداء کا اللہ سے مطالبہ ﴾ 19
﴿ طاعون قیامت کی نشانی ﴾ 20
ایک بیماری کا داقل ہنا 20
ایک وبا کا شدت سے فھلنا 20

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الخلق والمرسلين سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، اما بعد

جیسا کے امت جانتی ہے کہ اس سال 2020 میں پوری دنیا میں ایک طاعونی وباء پھیل گیی اور ہر طرف ڈر اور خوف کا ماحول بن گیا۔ ہر ملک، ہر تبقہ اپنی اپنی سوچ اور فکر کے متابق کئ دنوں سے اس وباء سے بچنے کی تعبیر، کوشش اور اس کے علاج کی تحقیق کر رہا ہے۔ ہر طرح سے ویسٹرن ورلڑ کا نظریہ ،ان کے احتیاطی تدابیر اور قواعد کو عمل (فالو) کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ سب احتیاطی تدابیر اس کے مطالق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 1400 سال پہلے ہمیں پیشنگوئی کر دی تھی۔ امت کا حال یہ ہو گیا ہے کہ وہ غیروں کی طرف روخ کرتے ہیں، جبکہ امت کو چاہیئے یہ تھا کہ صحابہ کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے۔

اللہ کی توفیق سے میرے دل میں آیا کہ میں ان احادیث کو جمع کروں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عظمت اور شان کو ظاہر کرتے ہوے انسانیت اور امت کے لے طاعونی وباء کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ طاعون کیا ہے، اس کے آنے کی وجہ کیا ہے، اور اس کے آنے پر کیا کرنا چاہیے۔ زخیر یہ احادیث میں طاعونی وباء کے مطالق بہت سی احادیث وارد ہیں، لیکن میں نے ان میں سے انتخاب کر کے اس رسالہ میں صرف چالیس (40) احادیث کو جمع کیا۔ اور ان کو مضمونی طریقے پر ترتیب کے ساتھ مرتب کیا، جو پڑھنے والوں کے لے اسان، واضح اور جامع ہو۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ امین۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاَةً تُنْجِينا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ

وَتَقْضِى لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ

وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ

مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَات فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَات

إنك عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِير

﴿ طاعون کے مضمون کی احدیث بیان کرنا ﴾

1.عَنْ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَلَغَنَا أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ يَرْوِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقِيلَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَ غَائِبًا فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ قَالَ نَعَمْ.

حضرت حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، پیچھے سے خبر معلوم ہوئی کہ کوفہ میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس مضمون کی حدیث یہاں کون بیان کرتا ہے؟ لوگوں نے عامر بن سعد کا نام لیا، لیکن وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے، پھر میری ملاقات ابراہیم بن سعد سے ہوئی، انہوں نے مجھے حضرت اسامہ بن زید کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی قوم میں طاعون کی وباء پھیل جائے تو تم وہاں مت جاؤ اور اگر تم کسی علاقے میں پہلے سے موجود ہو اور وہاں طاعون کی وباء پھیل جائے تو وہاں سے نکلو مت، میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

[1] مسند احمد ۔ حدیث 1454

﴿ طاعون کیا ہے؟ ﴾

ایک علامت ہے

2.عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ"،[2]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون عذاب کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو طاعون میں مبتلا کیا۔

ایک عذاب تھا

3.عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ.[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے "طاعون" کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب تھا، جو اللہ جس پر چاہتا تھا بھیج دیتا تھا۔

پہلے لگوں پر مصلت کر دیا گیا

4.عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ،[4]

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کیا گیا تھا، یا (فرمایا:) بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا۔

[2] صحیح مسلم ۔ حدیث 5773

[3] مسند احمد ۔ حدیث 5170

[4] صحیح مسلم ۔ حدیث 5774

بنی اسرائیل کی ایک جماعت

5. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ،[5]

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر آیا۔

باز امتوں پر بھیجا گیا

6.عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يُحَدِّثُ سَعْدًا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ، فَقَالَ: رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ،[6]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔

زمین میں باقی رہ گیا

7.عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ أَوْ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ،[7]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (طاعون) درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ تم سے پہلی بعض قوموں کو عذاب دیا گیا پھر یہ ابھی تک زمین میں باقی ہے۔

[5] صحيح البخاري ۔ حديث 731
[6] صحيح البخاري ۔ حديث 6974
[7] صحيح مسلم ۔ حديث 1280

کبھی آجاتا ہے کبھی چلا جاتا ہے

8.عَنْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ زَيْدٍ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ ، فَقَالَ : .....ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى،

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا....اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آجاتا ہے۔

﴿ طاعون آنے کی وجہ؟ ﴾

علانیہ فحش ہونا

9.عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا، بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ، الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا،....

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔

دشمن جنوں کا عمل

10.عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ فَقِيلَ: يَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! هذَا الطَّعْنُ قَدْ عرفناهُ فَمَا الطَّاعُونُ؟ قَالَ: طَعْنُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ،

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی فنا طعنہ زنی اور

[8] صحيح البخاري ۔ حديث 6974

[9] سنن ابن ماجه ۔ حديث 899

[10] مسند احمد ۔ حديث 7794

طاعون سے ہے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں طعنہ زنی کی معرفت تو ہے، یہ طاعون کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنوں کی طعنہ زنی ہے۔

﴿ طاعون اجاے تو کیا کرے؟ ﴾

جواللّٰہ نے لکھ دیا،اس پر صبر کے ساتھ گھر وہ میں ٹھہرا رہےSelf-Isolation

11.عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَيْتِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو شخص طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس (بستی کہ) گر میں ثواب کی نیت سے صبر کرتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یقین رکھتا ہو کہ اسے صرف وہی مصیبت آسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دی ہے، تو اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

شہر میں رکا رہے State/Country wise Isolation

مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا

ایک اور روایت میں ہے: جو کوئی طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس شہر (ملک) میں ثواب کی نیت سے صبر کرتے ہوئے رکا رہے۔

طاعون میں جاؤمت اور طاعون سے باھر نکلو بھی متCity/Town Wise Travel Ban

12.عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ

[11] صحيح البخاري - حديث 6057

[11.1] صحيح البخاري - حديث 3474

[12] مسند احمد - حديث 1931

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... جس علاقے (بستی) میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے (بستی) میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے (بستی) میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

غزوہ تبوک کی روایت

عَنْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ

عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی زمین (جگہ) میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو اور اگر تمہاری غیر موجودگی میں یہ وباء پھیلے تو اس زمین (جگہ) میں مت جاؤ۔

صبر کے ساتھ ڈٹ جانے کی ترغیب

13.عَنْ عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُّ مِنْ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنْ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے ولا شخص میدان جنگ سے بھاگنے والے شخص کی طرح ہے اور اس میں صبر کے سات ڈٹ جانے والا شخص میدان جنگ میں ڈٹ جانے والے شخص کی طرح ہوتا ہے۔

فرار نہ ہونے اور دوسروں کو متاسر نہ کرنے کی ترغیب

14.عن عَمْرَة بِنْت قيس الْعَدَوِيَّة قَالَت: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَة فَسَأَلْتهَا عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُون فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفِرَارِ مِنَ الزَّحْف

حضرت عمرہ بنت قیس عدویہ سے مروی ہے، کہتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے طاعون سے فرار کے بارے میں

[12.1] مسند احمد ۔ حدیث 1294

[13] مسند احمد ۔ حدیث 385

[14] مسند احمد ۔ حدیث 2618

سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون سے بچ کر راہ فرار اختیار کرنے والا ایسے ہے جیسے میدان جنگ سے (مقابلے میں دشمن سے) راہ فرار اختیار کرنے والا۔

حضرت عمر بن خطاب اور دیگر صحابہ کا واقعہ

15.عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے جب آپ مقام سرغ پہنچے تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وبا کسی علاقہ میں تمہاری موجودگی میں پھیل جائے تو وباء سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت نکلو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن کی اس حدیث کی وجہ سے لوگوں کو واپس لوٹایا۔

پھیلنے ولے مرض سے دور رہنے کی ترغیب Social Distancing

16. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِرَّ مِنْ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنْ الْأَسَدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کوڑھی سے ایسے بھاگا کرو جیسے شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہو۔

پاک اور صاف رہنے کی ترغیب Sanitizing

17.عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ

[15] صحیح مسلم ۔ حدیث 1290
[16] مسند احمد ۔ حدیث 2524
[17] صحیح مسلم ۔ حدیث 534

الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآَنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا

حضرت ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان کے برابر ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان (عدل) کو بھر دے گا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سے زمین وآسمان کی درمیانی فضا بھر جائے گی اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے حجت ہوگا یا تیرے خلاف ہوگا ہر شخص صبح کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہے یا اس کو آزاد کرنے والا ہے۔

بیمار کو تندرست نہ ملانے کی ترغیب

18.عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم " لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ "[18]

ابوسلمہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیمار کو کسی کے صحت مند (تندرست کے پاس) میں نہ لے جائے۔

بیمار کو تندرست نہ ملانے کی ترغیب Home Qurantine

19.عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ[19]

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجات کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو

وباء ہے تو دوا بھی ہے

20.عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاء[20]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری اس کی دوا بھی (ضرور) اتاری۔

[18] صحيح البخاري ۔ حديث 741

[19] جامع ترمذی۔ حديث 299

[20] سنن ابن ماجہ ۔ حديث 319

علاج کروانے کی ترغیب Medicine

21.عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ قَالَتِ الأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نَتَدَاوَى قَالَ " نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلاَّ دَاءً وَاحِدًا ". قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ " الْهَرَمُ "

حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ اعرابیوں (بدوؤں) نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم (بیماریوں کا) علاج (دوا) کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اللہ کے بندو! علاج (دوا کیا) کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی ضرور پیدا کی ہے، سوائے ایک بیماری کے"، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا: "بڑھاپا"۔

فائدہ پہنچنا سرف اللہ ہی کی ترف سے

22.عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری دونیا اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لئے کہ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔

تقدیر اور عمر

23.عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لاَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلاَّ الدُّعَاءُ وَلاَ يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ الْبِرُّ

[21] جامع ترمذی۔ حدیث 2128

[22] جامع ترمذی۔ حدیث 416

[23] جامع ترمذی۔ حدیث 2139

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹالتی ہے اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی ہے۔

دعا سے پناہ حاصل کرنا

24.عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " قُلْ ". قُلْتُ وَمَا أَقُولُ قَالَ " { قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ } { قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ } { قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ } ". فَقَرَأَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ " لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لاَ يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ "[24]

حضرت عبداللہ بن خبیب نے فرمایا کہ ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''پڑھ''میں نے عرض کی: کیا پڑھوں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو (قل اعوذ برب الفلق)آخر سورۃ تک پڑھا کر۔ پھر سورۃ (قل اعوذ برب الناس)آخر سورۃ تک پڑھا کر۔ پھر فرمایا: ''کسی انسان نے ان دو سورتوں سے افضل کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی۔

معوذتین

25.عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلاَثًا يَكْفِيکَ كُلَّ شَيْءٍ[25]

حضرت عبداللہ بن خبیب نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔ قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔ اور معوذتین (یعنی قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَق اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس صبح و شام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

عجیب معاملہ

26.عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " عَجَبًا لأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ[26]

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ، آپ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے۔اس کا

[24] سنن نسائی ۔ حدیث 5431
[25] سنن نسائی ۔ حدیث 1737
[26] صحیح مسلم ۔ حدیث 7500

ہر معاملہ اس کے لیے بھلائی کا ہے۔اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔اسے خوشی اور خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے۔اور یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو (اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے، یہ (بھی) اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔

﴿ایک اہم نقتہ﴾

27.عَنْ اَبِیْ عَسِیْبٍ مَوْلَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: أَتَانِی جِبْرِيلُ عَلَيهِ السَّلَام بِالْحُمّٰی وَالطَّاعُونِ فَأَمْسَكْتُ الْحُمَّى بِالْمَدِينَةِ وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَامِ فَالطَّاعُونُ شهَادَةٌ لِأُمَّتِی وَرَحْمَةٌ لَهَمْ وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِينَ

سیدنا ابو عسیب رضی اللہ عنہ، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے،سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے، میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کے علاقہ میں بھیج دیا، یہ طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے جب کہ کافروں کے لئے عذاب ہے۔

نقتہ: اس حدیث میں طاعون کو دوسری طرف بھیجنا' ہمارے لیے احتیاط کرنے اور اس سے بچے رہنے پر دلالت کرتا ہے اور اگر کوئی قدر اللہ سے طاعون میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لیے رحمت اور شہادت کا باعث ہیں۔

[27] مسند احمد ۔ حدیث 7792

﴿ رسول اللہ کی فکر، دعا اور انعام ﴾

بخار یا طاعون

28.عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَأَبَى عَلَيَّ أَوْ قَالَ فَمَنَعَنِيهَا فَقُلْتُ حُمًّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا حُمًّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا حُمًّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[28]

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء قبول کرلی، پھر میں نے درخواست کی تھی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کردے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء بھی قبول کرلی پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخار یا طاعون تین مرتبہ فرمایا۔

شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے

29.عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النُّفَسَاءَ[29]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو اللہ کے راستہ میں لڑے اور مارا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

قَالُوا الَّذِي يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ

[28] مسند احمد ۔ حديث 2193

[29] مسند احمد ۔ حديث 2702

ایک اور روایت میں ہے: صحابہ نے کہا: وہ شخص جو اللہ کے راستے میں قتال کرتا ہوا قتل کر دیا جائے۔

امت کی موت

30.عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ قَيْسٍ أَخِي أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فَنَاءَ أُمَّتِي فِي سَبِيلِكَ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ میری امت کی موت اپنے راستے میں نیزوں کے ذریعے اور طاعون کی حالت میں مقرر فرما۔

انعام شہادت

31.عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

انعام رحمت

32.عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي..... وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے "طاعون" کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔

شہید

33.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْهَدِمُ

[29.1] مسند احمد ۔ حديث 2768

[30] مسند احمد ۔ حديث 1460

[31] مسند احمد ۔ حديث 2268

[32] صحيح البخاري ۔ حديث 3474

[33] صحيح البخاري ۔ حديث 720

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈوبنے والے، پیٹ کی بیماری میں مرنے والے، طاعون میں مرنے والے اور دب کر مرنے والے شہید ہیں۔

﴿ طاعون سے مرنے والے مسلمان کیسے ہیں؟ ﴾

قتل ہو جانے کے علاوہ شہادت

34.عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ

جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں مارے جانے (قتل ہونے) کے علاوہ سات طرح کی شہادت اور ہے۔ایک وہ جو طاعون کی بیماری میں مرے۔ دوسرے وہ جو پانی میں ڈوب کر مرے۔ تیسرا وہ جو ذات الجنب کی بیماری سے مرے۔ چوتھا پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔ پانچواں جل کر مرنے والا۔ چھٹا چھت یا دیوار کے نیچے دب کر مر جانے والا۔ اور ساتویں وہ عورت جو کنواری ہو یا حاملہ ہو۔ یہ سب شہید کہلائیں گے۔

طاعون میں ہلاک ہونے والا

35.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا' پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا' ڈوب کر مرنے والا' دب کر مر جانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔

اللہ سے ملاقات

36.عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

[34] سنن ابوداؤد - حديث 1343

[35] صحيح البخاري - حديث 2829

[36] صحيح مسلم - حديث 2327

وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

حضرت ابو موسی اشعری روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .....وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے"۔

جنت کی خوشخبری

37.عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.... الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب اللہ کی رحمت اور رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے

﴿ شہداء کا اللہ سے مطالبہ ﴾

38.عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہداء اور بستروں پر فوت ہونے والے‘ طاعون سے فوت ہونے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کریں گے۔ شہداء کہیں گے: یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ بھی ہماری طرح قتل ہی ہوئے ہیں۔ اور بستروں پر فوت ہونے والے کہیں گے: یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ ہماری طرح بستروں پر فوت ہوئے ہیں۔ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ان کے زخم دیکھو۔ اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کی طرح ہیں تو یہ ان میں شمار

[36.1] صحیح مسلم ۔ حدیث 2323
[37] صحیح مسلم ۔ حدیث 2321
[38] سنن نسائی ۔ حدیث 3166

ہوں گے اور ان کے ساتھ رہیں گے۔ جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں جیسے ہوں گے۔

﴿ طاعون پھیلنا قیامت کی نشانی ﴾

ایک بیماری کا داخل ہونا

39.عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ الله قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتُهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيُفْتَحُ لَكُمْ، وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالدُّمَّلِ أَوْ كَالْحَزَّةِ،

حضرت اسماعیل بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عنقریب ارض شام کی طرف ہجرت کر جاؤ اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہو گا اور تمہارے اندر گوشت کے ٹکڑے کی مانند ایک بیماری (یعنی طاعون) داخل ہو گی،

ایک وبا کا شدت سے پھیلنا

40.عَنْ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں (عوف بن مالک) نے غزوہ تبوک میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری دی اور وہ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ یاد کر لو قیامت برپا ہونے سے پہلے چھ باتیں معرض وجود میں آئیں گی میری رحلت؛ فتح بیت المقدس؛ یکدم (یکایک) سے مرنا ہے یہ وبا تم میں اس طرح پھیلے گی جس طرح بکریوں میں یکایک مرنے کی بیماری پھیل جاتی ہے؛ سرمایہ داری کی کثرت یعنی اگر کسی کو سواشر فیاں دی جائیں تب بھی وہ خوش نہ ہو؛ پھر فتنہ اتنا تباہ کن عام ہو گا کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آگیا ہو گا۔ اور پھر صلح نامہ جو تم مسلمانوں اور بنوالاصفر (یعنی نصارائے روم) کے درمیان مرتب ہو گا پھر وہ اس صلح نامہ سے پھر جائیں گے اور تمہارے مقابلہ کے لئے اسّی 80 جھنڈے لئے ہوئے آئیں گے اور یہ ان کے ہر ایک پرچم کے نیچے بارہ ہزار آدمیوں کی فوج ہو گی (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج سے وہ تم پر حملہ آور ہوں گے)۔

[39] مسند احمد ۔ حدیث 11889

[40] صحيح البخاري ۔ حديث 3176